اَلطَّوَافُ

طواف کے مسائل

بیت اللہ شریف کے ایک طواف کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا یَقُوْلُ ((مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَانَ کَعِتْقِ رَقَبَةٍ)) رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ (صحیح)

حضرت عبدا للہ بن عمرt کہتے ہیں میں نے رسول اللہ eکو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور دو رکعتیں ادا کیں گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

طواف کے لئے ستر پوشی شرط (فرض) ہے۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ ص اَنَّ اَبَابَکْرٍ الصَّدِّیْقِ ص بَعَثَہُ فِیْ الْحَجَّةِ الَّتِی اَمَّرَہُ عَلَیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوِدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ رَہْطٍ یُؤَذِّنُ فِیْ النَّاسِ اَنْ لاَّ یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَلاَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابو ہریرہt سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرt نے حجة الوداع سے قبل انہیں اس حج میں بھیجا جس میں رسول اکرم e نے انہیں (یعنی حضرت ابو بکرt کو) امیر مقرر کیا تھا تا کہ وہ قربانی کے دن (یعنی 10 ذی الحجہ) منیٰ میں لوگوں کے درمیان عام اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص عریاں ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

طواف کے لئے ہر طرح کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ ا قَالَ : اَلْحَائِضُ تَقْضِیْ الْمَنَاسِکَ کُلَّہَا اِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَیْتِ رَوَاہُ اَحْمَدُ

حضرت عائشہr سے روایت ہے کہ نبی اکرم e نے فرمایا "حیض والی عورت طواف کے علاوہ باقی تمام احکام پورے کرے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

طواف کے لئے باوضو ہونا ضروری ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 144 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

استحاضہ‘ بواسیر‘ پیشاب اور مذی وغیرہ کے بیمار کو ہر طواف کے لئے نیا وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ کَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ا ((اِنَّ دَمَ الْحَیْضِ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ فَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَاَمْسِکِیْ عَنِ الصَّلاَةِ وَ اِذَا کَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ)) رَوَاہُ النِّسَائِیُّ (حسن)

حضرت عائشہr سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش r انہیں استحاضہ کی مریضہ تھیں۔ رسول اللہ e نے فرمایا‘ حیض کے خون کا رنگ سیاہ ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے اگر یہ ہو تو نماز نہ

پڑھو اور اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا خون ہو تو پھر (ہر بار) وضو کرو اور نماز ادا کرو۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

طواف قدوم اور طواف عمرہ میں اضطباع (احرام) کی چادریں دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا مسنون ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر149کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

طواف کے بعد خصوصاً نماز کے وقت اضطباع جائز نہیں۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 82

طواف کی ابتداء حجر اسود کو بوسہ دینے (یا ہاتھ چھو کر ہاتھ کو بوسہ دینے) سے کرنی چاہئے۔

طواف میں بیت اللہ شریف بائیں طرف ہونا چاہئے۔

ایک طواف بیت اللہ شریف کے گرد سات چکروں پر مشتمل ہونا چاہئے۔

طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل (کندھے اکڑا کر تیز تیز اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانا) مسنون ہے۔

سات چکر پورے کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت نماز ادا کرنا مسنون ہے۔

دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد صفا اور مروہ پر جانے سے قبل حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

◆عَنْ جَابِرٍ ص قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ا مَکَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰی عَلٰی یَمِیْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلاَثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَی الْمَقَامَ فَقَالَ ﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی ﴾ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَالْمَقَامُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ ثُمَّ اَتَی الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّکْعَتَیْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّفَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (صحیح)

حضرت جابرt فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرمe مکہ تشریف لائے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے تو حجر اسود کا استلام کیا پھر بیت اللہ شریف کی دائیں طرف چلنا شروع کیا۔ تین چکروں میں رمل کیا۔ (باقی) چار چکروں میں عام رفتار سے چلے (سات چکر پورے کرنے کے بعد) مقام ابراہیم کی طرف تشریف لائے اور یہ آیت تلاوت فرمائی ” اور مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بناؤ۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 125) وہاں دو رکعت نماز ادا کی۔ (اس وقت) مقام ابراہیم‘ رسول اللہe اور بیت اللہ شریف کے درمیان تھا۔ نماز کے بعد پھر آپ e حجر اسود کے پاس تشریف لائے‘ استلام کیا اور صفا کی طرف (سعی کے لئے) تشریف لے گئے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر212

حجر اسود کا استلام (ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو بوسہ دینا) کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مسنونُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ا کَانَ یَاتِیَ الْبَیْتَ فَیَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ : بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ اَحْمَدُ

حضرت عبداللہ بن عمرw سے روایت ہے کہ نبی اکرمe بیت اللہ شریف (کے طواف کے لئے) تشریف لاتے تو حجر اسود کا ستلام کرتے اور فرماتے ”بِسْمِ اللّٰہِ‘ اَللّٰہُ اَکْبَرُ“ اسے احمد نے روایت کیاُ

حجر اسود کو چھونے کے بعد ہاتھ کو بوسہ دینا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰ ُ عَنْھُمَا اَنَّ◆سَاَلَ ◆ یَسْتَلِمُ ِ رَجُلٌ عَنِ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰ ا◆
وَیُقَبِّلُ◆رَوَاُ الْبُخَارِیُّ

حضرت عبداللّٰ بن عمر w س روایت ک ان س ایک آدمی ن حجر اسود ک استلام ک بار میں سوال کیا توا نوں ن کا ”میں ن رسول اللّٰ e کو حجر اسود کو چھون ک بعد اتھ کو چومت وئ دیکھا “ اس بخاری ن روایت کیا

جوم کی وج س حجر اسود کو بوس دینا ممکن ن و تو اتھ یا چھڑی س حجر اسود کو چھو کر اس بوس د لینا چائ

عَنْ اَبِیْ الطُّفَیْلِص یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰ ا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَیَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمَحْجَنٍ مَعَ وَیُقَبِّلُ الْمَحْجَنَرَوَاُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو طفیل t ک یں میں ن رسول اللّٰ eکو بیت اللّٰ شریف کا طواف کرت وئ دیکھا آپ eحجر اسود کو اپنی چھڑی س چھوت اور اس چوم لیت اس مسلم ن روایت کیا

جوم ک وقت حجر اسود کا بوس لین ک لئ دھکم پیل اور مزاحمت کرنا جائز نیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰ ُ عَنْھُمَا قَالَ اِذَا وَجَدْتَ عَلَی الرُّکْنِ زِحَامًا فَانْصَرِفْ وَلاَتَقِفْرَوَاُ الشَّافِعِیُّ

حضرت عبداللّٰ بن عباسw فرمات یں جب حجر اسود پر بھیڑ و تو (بوس دین ک لئ) واں ن ٹھرو بلک (اشار کر ک) نکل جاؤ اس شافعی ن روایت کیا

طواف ک ر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو اتھ س چھونا مسنون

سواری پر یا چارپائی پر طواف کرنا جائز

طواف ک ر چکر میں حجر اسود کا استلام کر نا مسنون

استلام کرت وقت صرف”اَللّٰ ُ اَکْبَرُ“ک الفاظ کنا بھی جائز ُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰ ُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰ طَافَ بِالْبَیْتِ وُوَ عَلٰی بِعِیْرٍ کُلَّمَا اَتٰی عَلَی الرُّکْنِ اَشَارَ اِلَیْ بِشَیْءٍ فِیْ یَدِ◆ وَکَبَّرَرَوَاُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابن عباس wس روایت ک رسول اللّٰeن بیت اللّٰ شریف کا طواف اونٹ پر بیٹھ کر کیا جب بھی آپeحجر اسود ک پاس آت تو آپ e ک اتھ میں جو چیز تھی (یعنی چھڑی)اس س اشار کرت اور ”اللّٰ اکبر “کت اس بخاری ن روایت کیا

◆عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰ ُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰ ا لاَ یَدَعُ اَنْ یَّسْتَلِمَ الرُّکْنَ الْیَمَانِیَ وَالْحَجَرَ فِیْ کُلِّ طَوَافٍ رَوَاُ اَبُوْدَاؤدَ (حسن)

حضرت عبداللّٰ بن عمر w فرمات یں رسول اکرم e کسی چکر میں بھی حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنا نیں چھوڑت تھ اس ابو داؤد ن روایت کیا

وضاحت : حجر اسود اور رکن یمانی ک استلام میں فرق درج ذیل

حجر اسود

رکن یمانی

موقع ملن پرحجراسودکومن س چومنا مسنون

رکن یمانی کو من س چومنا مسنون نیں بلک صرف اتھ س چھونا مسنون

چومنا ممکن ن و تو حجر اسود کو اتھ س چھو کر اتھ چومنا مسنون

رکن یمانی کو اتھ س چھو کر اتھ کو چومنامسنون نیں

حجر اسود کو اتھ س چھونا ممکن ن و تو دور س اشار کرنا مسنون

رکن یمانی کو اتھ س چھونا ممکن ن و تو دورس اشار کرنا مسنون نیں

حجر اسود کو چھوت یا اشار کرت وقت بِسْمِ اللّٰ اَللّٰ اَکْبَرُ یا اللِّٰ اَکْبَرُ کُنا مسنون ُ

رکن یمانی کو چھوت وقت بِسْمِ اللّٰ اَللّٰ اَکْبَرُ یا اَللِّٰ اَکْبَرُ کُنا مسنون ُنیں

حجر اسود اور رکن یمانی کو چھون کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰ عَنْمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللِّٰ ا یَقُوْلُ : اِنَّ مَسْحَمَا یَحُطُّ الْخَطَایَاْرَوَاُ بْنِ خُزَیْمَةَ
(صحیح)

حضرت عبداللbن عمر w کو فرمات وئ سنا ”ان دونوں (پتھروں) eکےت یں میں ن رسول الل کو چھونا گناوں کو مٹاتا “اس ابن خزیم ن روایت کیا

حجر اسود قیامت ک دن استلام کرن والوں ک حق میں گوای د گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰ عَنْمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللِّٰ ا ((وَاللّٰ لَیَبْعَثَنَّ الْحَجَرِ فِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَ◆ اللّٰ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِمَا وَلِسَانٌ یَنْطِقُ بِ یَشْدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَ بِحَقٍّ)) رَوَاُ التِّرْمِذِیُّ
(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس w کہتے ہیں کہ رسول اللہ e نے حجر اسود کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ”اللہ کی قسم! قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حجر اسود کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا اور زبان ہو گی جس سے بات کرے گا اور ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے ایمان کے ساتھ اسے چھوا ہو گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حجر اسود پر سجدہ کرنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا رَاَیْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابَ قَبَّلَ وَسَجَدَ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا فَعَلَ ہٰکَذَا فَفَعَلْتُ ' رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ

حضرت عبداللہ بن عباس w سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب t کو حجر اسود کو چومتے اور اس پر سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عمر t نے ایسا کرنے کے بعد فرمایا ”میں نے رسول اللہ e کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس لئے میں نے بھی ایسا کیا ہے۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

حجر اسود پر آنسو بہانا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا الْحِجْرَ وَاسْتَلَمَہٗ ثُمَّ وَضَعَ شَفَتَیْہِ یَبْکِیْ طَوِیْلاً فَاِذَا عُمَرَ یَبْکِیْ طَوْیَلاً فَقَالَ یَا عُمَرُ ((ہٰہُنَا تُسْکَبُ الْعَبَرَاتُ)) رَوَاہُ حَاکِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر w سے روایت ہے کہ رسول اللہ e حجر اسود کے پاس تشریف لائے، اسے بوسہ دیا، پھر اپنے ہونٹ اس پر رکھ کر دیر تک آنسو بہاتے رہے۔ حضرت عمر t (جو آپ e کے پاس کھڑے تھے) بھی دیر تک روتے رہے۔ آپ e نے ارشاد فرمایا ”اے عمر (t)! یہاں آنسو بہائے جاتے ہیں۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان درج ذیل دعاء مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِص قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا یَقُوْلُ مَا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ (رَبَّنَا اٰتِنَا فِیْ الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِیْ الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ (حسن)

حضرت عبداللہ بن سائب t سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ e کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعاء مانگتے ہوئے سنا ہے ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچا لے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

حطیم بیت اللہ شریف کا (غیر مسقف) حصہ ہے لہٰذا حطیم کے باہر سے طواف کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ الْحِجْرُ مِنَ الْبَیْتَ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا طَافَ بِالْبَیْتِ مِنْ وَرَائِہٖ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ◆ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس w فرماتے حطیم بیت اللہ شریف کا حصہ ہے کیونکہ رسول اکرم e نے بیت اللہ شریف کا طواف حطیم کے باہر سے کیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ”پرانے گھر کا طواف کرو۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

دوران طواف تلاوت قرآن، تسبیح و تہلیل اور ادعیہ و اذکار کرنا چاہئے۔

دوران طواف بوقت ضرورت بات کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ ا قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمِیِ الْجِمَارُ وَالطَّوَافُ بِالْبَیْتِ لِاِقَامَةِ ذِکْرِ اللّٰہِ لَیْسَ
وَزَادَ الْاٰخَرُوْنَ فِیْ الْحَدِیْثِ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَةَ ◆ لِغَیْرِہٖ
(صحیح)

حضرت عائشہ r سے روایت ہے کہ نبی اکرم e نے فرمایا ”رمی جمار اور بیت اللہ شریف کے طواف کو اللہ کا ذکر قائم کرنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی مقصد نہیں ہے“ بعض راویوں نے حدیث میں صفا اور مروہ کی سعی کا اضافہ بھی کیا ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَاؤُسٍ رَحِمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عَنْ رَجُلٍ اَدْرَکَ النَّبِیَّ ا قَالَ ((الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ صَلاَةٌ فَاَقِّلُوْا مِنَ الْکَلاَمِ)) رَوَاہُ النِّسَائِیُّ (صحیح)

حضرت طاؤس a ایک ایسے آدمی سے روایت کرتے ہیں جس نے نبی اکرم e کو دیکھا آپ e نے فرمایا ”بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی طرح ہے لہٰذا دوران طواف کم سے کم بات کرو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

دوران طواف اگر کوئی شرعی عذر (مثلاً فرض نماز کا قیام) پیش آجائے تو طواف کا سلسلہ منقطع کرنا جائز ہے۔

طواف کا سلسلہ منقطع کرنا پڑے تو عذر دور ہونے کے بعد پہلے چکر شمار کر کے باقی چکر پورے کرنے چاہئیں۔

باقی چکروں کا آغاز اسی جگہ سے کرنا چاہئے جہاں سے طواف کا سلسلہ منقطع کیا تھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَاُقِیْمَتِ الصَّلاَ ةَ فَصَلّٰی مَعَ الْقَوْمِ ثُمَّ قَامَ فَبَنَی عَلٰی مَا مَضٰی مِنْ طَوَافِہٖ ◆ ذَکَرَہٗ فِیْ فِقْہِ السُّنَّةِ

حضرت عبداللہ بن عمر w سے روایت ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرتے (اسی دوران) نماز کھڑی ہوجاتی تو لوگوں کے ساتھ نماز اداکرتے اور طواف کے جتنے چکر ادا کرچکے ہوتے اس کے بعد باقی چکر ادا کرتے۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

طواف کی دو رکعتوں میں سے پہلی میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ص اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا قَرَاَ فِیْ رَکْعَتَی الطَّوَافِ بِسُوْرَتَیِ الْاِخْلاَصِ قُلْ یَااَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ t سے روایت ہے کہ رسول اللہ e نے طواف کی دو رکعتوں میں سے ایک میں قُلْ یَا اَیُّہَاالْکَافِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تلاوت فرمائی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ُ

بیت اللہ شریف کا طواف اور نماز، ممنوعہ اوقات میں بھی جائز ہیں۔

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ص اَنَّ النَّبِیَّ ا قَالَ ((یَا بَنِی عَبْدِ مَنَافٍ لاَ تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ بِہٰذَا الْبَیْتِ وَصَلّٰی اَیَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَہَارٍ)) رَوَاہُ النِّسَائِیُّ (صحیح)

حضرت جبیر بن مطعم t سے روایت ہے کہ نبی اکرم e نے فرمایا ”اے بنو عبد مناف! دن اور رات کی کسی گھڑی میں لوگوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز اد کرنے سے منع نہ کرو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے ممنوعہ اوقات میں طلوع آفتاب، زوال اور غروب آفتاب کے تین اوقات شامل ہیں۔

عمرہ ادا کرنے والے شخص کو طواف عمرہ شروع کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 133کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

طواف مکمل کرنے کے بعد آب زمزم پینا اور اس کا کچھ حصہ سر پر بہانا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ص اَنَّ النَّبِیَّ ا رَمَلَ ثَلاَثَۃَ اَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ اِلَی الْحَجَرِ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ عَادَ اِلَی الْحَجَرِ ثُمَّ ذَہَبَ اِلَی زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْہَا وَصَبَّ عَلٰی رَاْسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَلَمَ الرُّکْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الصَّفَا فَقَالَ ابْدَءُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ t سے روایت ہے کہ نبی اکرم e نے (طواف کے پہلے) تین چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کیا (طواف مکمل کرنے کے بعد) دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر حجر اسود کی طرف لوٹے (اور اس کا استلام کیا) پھر آپ e زمزم کی طرف تشریف لائے اور زمزم پیا اور (کچھ حصہ) سر پر ڈالا۔ پھر پلٹ کر حجر اسود کا استلام کیا اور اس کے بعد صفا کی طرف یہ کہتے ہوئے تشریف لائے اَبْدَءُ بِمَا بَدَاَءَ اللّٰہُ (ترجمہ میں سعی کا آغاز صفا سے کرتا ہوں جس کے ذکر سے اللہ عزوجل نے (قرآن مجید میں آیت کا) آغاز فرمایا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ حدیث شریف میں نبی اکرم e کے دورکعت نماز ادا کرنے کے بعد حجر اسود کا استلام کرنے کو محدثین نے راوی کا سہو قرار دیا ہے کیونکہ متفق علیہ احادیث میں ایسا نہیں ہے۔

زمزم روئے زمین کے تمام پانیوں سے بہتر پانی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ا قَالَ : خَیْرُ مَاءٍ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمْ فِیْہِ طَعَامٌ مِنَ الطُّعْمِ وَشِفَاءٌ مِّنَ السُّقْمِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس w سے روایت ہے کہ نبی اکرم e نے فرمایا "روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم ہے جو کہ بھوکے کے لئے کھانا اور بیمار کے لئے شفاء ہے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

زمزم پینے سے قبل مانگی گئی دعاء قبول ہوتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ص یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا یَقُوْلُ ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ)) رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ t کہتے ہیں کہ میں نے رسول e کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ زمزم کا پانی جس ارادہ سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

رسول اکرم e سے زمزم پینے سے قبل کوئی خاص دعاء مانگنا سنت سے ثابت نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس w زمزم پینے سے قبل درج ذیل دعاء مانگا کرتے تھے۔

کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِذَا شَرِبَ قَالَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ رَوَاہُ الْمُنْذِرِیُّ

حضرت عبداللہ بن عباس w جب زمزم پیتے تو یہ دعاء مانگتے ”اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم‘ وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔“ اسے منذری نے روایت کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ t زمزم پینے سے قبل درج ذیل دعاء مانگا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا قَالَ ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ)) وَ ہٰذَا اَشْرِبُہٗ لِعَطَشِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ شَرِبَ رَوَاہُ اَحْمَدُ

حضرت جابر بن عبداللہ w سے روایت ہے کہ رسول اللہ e نے فرمایا ”زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے لہٰذا میں اس نیت سے پیتا ہوں کہ قیامت کے روز (میدان حشر میں) پیاس کی شدت سے محفوظ رہوں۔“ پھر زمزم نوش فرماتے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَ ہُوَ قَائِمٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت عبداللہ بن عباس w فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ e کو زمزم پلایا تو آپ e نے کھڑے ہو کر پیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

زمزم پینے کے بعد ملتزم سے چمٹ کر دعاء مانگنا مستحب ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا یُلْزِقُ وَجْہَہٗ وَ صَدْرَہٗ بِالْمُلْتَزَمِ ذَکَرَہٗ فِیْ فِقْہِ السُّنَّةِ

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے‘ شعیب اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص y) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ e کو ملتزم کے ساتھ اپنا چہرہ اور سینہ چمٹائے ہوئے دیکھا۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

طواف افاضہ ادا کرنے سے قبل اگر کوئی حاجی فوت ہو جائے تو کسی دوسرے ساتھی کو اس کا باقی حج (یعنی طواف زیارت) مکمل کرنے کی ضرورت نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 108کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اگر کسی کو طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے‘ تو کم تعداد شمار کر کے باقی چکروں سے طواف مکمل کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 220کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

طواف کے لئے نَوَیْتُ طَوَافِیْ ھٰذَا جیسے الفاظ سے نیت کرنا۔

2 حجر اسود کا استلام کرتے وقت نماز کی طرح دونوں ہاتھ بلند کرنا۔

3 استلام کے بعد اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّکَ کے الفاظ کہنا۔

4 دوران طواف سینے پر ہاتھ باندھنا۔

5 بیت اللہ شریف کے دروازے کے سامنے اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْبَیْتَ بَیْتِکَ الْحَرَمَ نَبِیِّکَ کے الفاظ کہنا۔

6 دوران طواف اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرًا یَا عَزِیْزِ یَا غَفَّارَ کہنا۔

7 دوران طواف رکن شامی، رکن عراق یا مقام ابراہیم کا استلام کرنا۔

8 بارش کے دوران یہ سمجھتے ہوئے طواف کرنا کہ اس سے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

9 دوران طواف رکن یمانی کو بوسہ دینا۔

0 رکن یمانی کو چھونے کے بعد (حجر اسود کی طرح) ہاتھ کو بوسہ دینا۔

! ہجوم کے باعث رکن یمانی کو چھو نہ سکنے کی صورت میں حجر اسود کی طرح دور سے اشارہ کرنا۔

@ رکن یمانی کو چھوتے ہوئے حجر اسود کی طرح بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا

حجر اسود کو ہجوم کے باعث چھو نہ سکنے کی صورت میں دور سے اشارہ کرنے کے بعد ہاتھ کو چومنا۔

$ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے امام سے پہلے سلام پھیر دینا۔

% حجر اسود کا بوسہ لیتے وقت آواز نکالنا۔

^ دوران طواف پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں چکر میں الگ الگ مخصوص دعاؤں کا اہتمام کرنا۔

^ طواف عمرہ کے سارے چکروں میں رمل کرنا۔

& حجر اسود کے سامنے فرش پر سیاہ پتھر کی لائین پر ہی طواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا۔

* حجر اسود یا بیت اللہ شریف یا غلاف کعبہ کو چھو کر اپنے جسم پر ملنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس سے شفا یا برکت حاصل ہو گی۔

(حجر اسود کے سامنے دیر تک استلام کے لئے کھڑے رہنا اور بار بار رفع یدین کی طرح ہاتھ بلند کرنا اور بار بار بسم اللہ، اللہ اکبر کہنا۔

) دوران طواف، مطوف (طواف کرانے والے) کا باآواز بلند دعائیں مانگنا اور حجاج کے گروپ کا پیچھے پیچھے بلند آواز سے اس کا اعادہ کرنا۔

` ہجوم کے وقت مقام ابراہیم کے نزدیک نماز طواف ادا کرنے کے لئے مزاحمت کرنا۔